© rasailojaraid.com

تاریخ وسیر

جناب عبدالرشید عراقی

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث اور علمائے اہلحدیث کی مساعی

شیخ نورالدین احمد آبادی : (م ۱۱۵۵ھ)

آپ کا نام محمد صالح ہے۔ ۱۰۶۴ھ میں احمد آباد گجرات میں پیدا ہوئے۔ ممتاز علمائے وقت سے تحصیلِ تعلیم کے بعد حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ صاحب تصانیفِ کثیرہ ہیں۔

حدیث کی خدمت اور نشرواشاعت میں آپ کی گرانقدر خدمات ہیں۔ نور القاری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھی ۱؎

۱۱۵۵ھ میں ۹۱ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی ۲؎

شیخ محمد افضل سیالکوٹی : (م ۱۱۴۶ھ)

حضرت شیخ محمد افضل سیالکوٹی مخدوم شیخ عبدالاحد کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ حضرت امام ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) اور حضرت مرزا مظہر جانجان شہید (م ۱۱۹۵ھ) کا آپ کے سلسلہ تلمذ میں ہونا آپ کی افضلیت اور اسم بامسمّی ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں!

۱؎ سیرۃ البخاری ص ۲۲۹

۲؎ تاریخ اہلحدیث ص ۳۹۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

"اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے انہوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انہوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے ان کی سند طویل مذکور ہے۔"[1] مولانا سید عبد الحی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں:

"ہندوستان میں جن بزرگوں نے علم حدیث کی نشر و اشاعت کی ہے، ان میں شیخ محمد افضل سیالکوٹی بھی ہیں۔ یہ شیخ عبد الاحد سرہندی بن محمد سعید کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ انہوں نے فن حدیث کی تحصیل ان سے کی پھر یہ حجاز تشریف لے گئے اور وہاں شیخ سالم مکی بن عبد اللہ البصری سے مزید اس فن کو حاصل کیا۔ پھر ہندوستان واپس آئے اور دار السلطنت دہلی میں درس حدیث کی مسند بچھائی۔"[2]

۱۱۴۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید (م ۱۱۹۵ھ)

۱۱۱۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ نام شمس الدین بن حبیب اللہ ہے، مظہر تخلص تھا۔ مولانا السید نواب صدیق حسن رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

"شیخ شمس الدین علوی المعروف مرزا مظہر جانجاناں جو امام محمد بن حنفیہؒ کی اولاد میں سے تھے۔ فن حدیث میں حاجی محمد افضل سیالکوٹی کے شاگرد تھے۔ اتباع سنت میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ آپ تشہد میں مسبحہ کے قائل تھے اور نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے تھے اور قراءت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔"[3]

مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں:

"حضرت مرزا مظہر جانجاناں کے مقابلہ میں کوئی ایسا بزرگ نظر سے نہیں گزرا

---

[1] القول الجمیل [2] اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں ص ۱۹۸، ص ۲۲۹ [3] ابجد العلوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو اُن کی طرح جادۂ شریعت اور طریقت پر اور کتاب و سنت کی پیروی میں ان کی طرح استوار و مستقیم ہو۔[۱]

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"حضرت مرزا مظہر جانجاں شہید (م ۱۱۹۵ھ) جنھوں نے ۳۵ سال تک اپنے انفاسِ قدسیہ سے دلوں کو گرم و منور رکھا اور دار السلطنت دہلی میں عشق کا زور بازار اپنے عروج پر رہا۔[۲]

توحید و سنت کی اشاعت اور علمِ حدیث کی ترقی و ترویج میں آپ کی گرانقدر علمی خدمات کا ہر پڑھا لکھا معترف ہے اور آپ کے فیضِ عام کو دیکھ کر ان کے مسترشد مولانا خالد رومی کا فارسی کا یہ شعر بالکل واقعہ کی تصویر ہے ؎

خبر از من دہید آں شانِ خوباں را بہ پنہانی
کہ عالم زندہ شد بار دگر از ابرِ نیسانی

آپ کا سنہ وفات ۹۵ھ ہے۔

امام الہند حکیم الامۃ بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

(م ۱۱۷۶ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ (۱۰ فروری ۱۷۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت شاہ عبدالرحیم (م ۱۱۳۱ھ) کے فرزندِ ارجمند تھے، ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

جیسا کہ حضرت شاہ صاحب خود لکھتے ہیں:

"وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ مِنْ سَيِّدِيْ الْوَالِدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ"[۳]

حضرت والد بزرگوار کے علاوہ حضرت شیخ محمد افضل سیالکوٹی (م ۱۱۴۶ھ) حاجی محمد فاضل سندی (م ۱۱۴۵ھ) شیخ ابوطاہر کردی (م ۱۱۴۵ھ) سے جملہ علوم و فنون میں تعلیم

۱؎ کلماتِ طیبات ص ۱۶۴ ۲؎ تاریخ دعوت و عزیمت جلد ۴ ص ۳۶۶ ۳؎ القول الجمیل ص ۱۱۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کی جیسا کہ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"با جازتِ عامہ روایت حدیث از مولانا محمد افضل سیالکوٹی گرفتند وبریں ہم قانع نگردیدہ در مدینہ منورہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تشریف بردند تجدید اجازت از ابوطاہر بن ابراہیم کردی المدنی نمودند لہ

۱۷ سال کی عمر میں تکمیلِ تعلیم سے فارغ ہونے اور اس کے بعد آپ نے مسندِ تدریس سنبھالی۔ صاحبؒ "تراجم علمائے حدیث ہند" لکھتے ہیں:

"حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ نے ظاہری و باطنی تکمیل کے بعد اپنے والد ماجد مولانا شاہ عبدالرحیم کے قائم کردہ مدرسہ رحیمیہ میں تدریس شروع کی۔ ہندوستان اور بیرونِ ہند کے طلباء شریکِ درس رہے کہ لوٹنے کے بعد جنہیں کا ایک ایک فرد مسندِ تدریس وافتاء کا مالک بنا۔ ان میں سے ان حضرات کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔

بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، علامہ سید مرتضیٰ بلگرامی زبیدی، مولانا شاہ رفیع الدین مراد آبادی، مولانا خیر الدین سورتی، مولانا مخدوم لکھنوی ابن حافظ محمد نواز بن مولوی عبدالسمیع بن سید محی الدین المشہدی، مولانا سید جمال الدین رامپوری، مولوی محمد عبداللہ خاں رامپوری، مولوی محمد سعید خاں جد اعلیٰ مولانا نجم الغنی صاحب اخبار الصنادید رامپوری، شیخ جار اللہ بن عبدالرحیم لاہوری ثم المدنی، مولانا محمد معین بن مولانا محمد امین صاحب دراسات اللبیب، مولانا شاہ محمد عاشق پھلتی، سید جمال الدین رامپوری خلیفہ و داماد حضرت سید احمد شہید بریلوی ۲ھ

تصانیف:

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ صاحب تصنیف و تالیف میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ آپ کی عربی و فارسی تصانیف تقریباً ۷۰ کے قریب ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

لہ ازالۃ الخفاء ۲ھ تراجم علمائے حدیث ہند

© rasailojaraid.com

	عربی	فارسی	میزان
قرآن ومتعلقاتِ قرآن	۲	۲	۴
حدیث ومتعلقاتِ حدیث	۵	۲	۷
فقہ حدیث وحکمتِ دین	۱	–	۱
کلام	۲	–	۲
اصولِ فقہ	۱	–	۱
اختلاف الفقہاء	۱	–	۱
تصوف	۴	۹	۱۳
سیر وسوانح	–	۳	۳
مکتوبات	۱	۴	۵
صرف	–	۱	۱
قصائد	۱	–	۱
دیوان	۵	۲۲	۲۷
متفرقات	۲۳	۴۳	۶۶

حضرت شاہ صاحب کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے۔ اس کے متعلق حضرت نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں!

"ایں کتاب اگرچہ در علم حدیث نیست اما احادیث بسیار دراں (درج) کردہ حِکَم اسرار بیان نمودہ تا آنکہ در فن بلسوق علیہ واقع شدہ ومثل آں دریں دروازہ صد سال ہجری ہیچ یکے از علمائے عرب وعجم تصنیفے موجود نیامدہ ؎"

اور مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ) لکھتے ہیں:

"حجۃ اللہ البالغہ جس میں انہوں (شاہ صاحب) نے شریعت کے حقائق و اسرار بیان کیے ہیں، درحقیقت علم کلام کی رُوح رواں ہے۔ علم کلام درحقیقت اس کا نام ہے کہ مذہب اسلام کی نسبت ثابت کیا جائے کہ وُہ منزل من اللہ ہے۔ مذہب دو چیزوں سے مرکب ہے۔ عقائد و احکام، شاہ صاحب کے زمانے تک جس قدر تصنیفات لکھی جا چکی تھیں صرف پہلے حصّے کے متعلق تھیں، دوسرے حصّے کو کسی نے مس نہیں کیا تھا۔ شاہ صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس موضوع پر کتاب لکھی ؎"

؎ اتحاف النبلاء ۔ ۴۲۸

؎ [illegible] مطبوعہ لاہور فیروز سنز ص ۵۶۷

© rasailojaraid.com